بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | یکم شعبان ۱۳۸۹ ھ - ۱۴ اخاء ۱۳۴۸ ہش - ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۳۷

اخبارِ احمدیہ

لاہور ۱۲ اخاء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

مجاہدینِ اسلام کی روانگی:- (۱) مکرم امین اللہ خاں صاحب سالک اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرونِ پاکستان جانے کے لئے ربوہ سے ۱۴ اکتوبر کو سوا نو بجے صبح بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(۲) مکرم مرزا محمد اقبال صاحب بھی ۱۴ اکتوبر کو اسی غرض سے روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ کو ۱۳ اکتوبر بروز پیر بارہ بجے دوپہر دفتر وکالتِ تبشیر میں الوداع کہا جائے گا۔

تعلیم الاسلام کالج کی طبعیات کی نئی تجربہ گاہوں کی افتتاحی تقریب

”میں نے چودہ سال قبل آپ لوگوں میں بے پناہ جرأت، خود اعتمادی، پیش بینی اور منصوبہ بندی کی جن صلاحیتوں کو سراہا تھا آپ نے ترقی کی طرف مزید قدم بڑھا کر انہیں درست ثابت کر دکھایا ہے“

میری دعا ہے کہ یہ تجربہ گاہیں حسن و خوبی، نمایاں کارکردگی اور سائنسی اقدار کی بالادستی کا ایک اہم مرکز بنیں

افتتاحی تقریب میں مہمانِ خصوصی محترم میاں افضل حسین صاحب رکن پاکستان اکیڈمی آف سائنس کا پُرمغز و اثر انگیز خطاب

ربوہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۹ء بروز اتوار تعلیم الاسلام کالج کے نیو کیمپس کے پُرفضا احاطہ میں منعقدہ ایک نہایت سادہ اور پُروقار تقریب میں کالج کی جدید ترین سائنسی آلات اور دیگر ضروری ساز و سامان سے آراستہ طبعیات کی نئی تجربہ گاہوں کا افتتاح عمل میں آیا۔ محترم میاں افضل حسین صاحب سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی و رکن پاکستان اکیڈمی آف سائنس نے مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے اس موقع پر انگریزی میں ایک پُرمغز و اثر انگیز خطاب کے بعد ان کے افتتاح کا اعلان کیا۔ آپ نے ان بلند پایہ تجربہ گاہوں کے قیام کو ترقی کی طرف ایک اور قدم قرار دیتے اور اس پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے آج سے چودہ سال قبل تعلیم الاسلام کالج کے کانووکیشن کے موقع پر خطبۂ اسناد کے دوران آپ لوگوں میں بے پناہ جرأت، خود اعتمادی، پیش بینی اور تفصیلی منصوبہ بندی کی جن صلاحیتوں کو سراہا تھا آپ نے ان تجربہ گاہوں کی شکل میں ترقی کی طرف ایک اور قدم بڑھا کر انہیں درست ثابت کر دکھایا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار فرمایا کہ یہ تجربہ گاہیں بلحاظ تعلیم کمال درجہ حسن و خوبی کا؛ بلحاظ تحقیق نمایاں اور امتیازی کارکردگی کا، بلحاظ سائنسی اقدار ان کے ہر نوع تفوق اور بالادستی کا ایک اہم مرکز ثابت ہوں گی اور اس اعتبار سے نام پیدا کریں گی۔

آپ نے طبعیات کے میدان میں علمی ترقی کی بے اندازہ وسعت پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد سائنسی علوم کی تعلیم و تدریس میں بعض اہم اور بنیادی تبدیلیاں کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ اس ضمن میں آپ نے فرمایا سہ سالہ ہائر سیکنڈری کورس اور سہ سالہ ڈگری کورس رائج کرنا ازحد ضروری ہے کیونکہ جدید علم ہماری توقعات سے کہیں بڑھ کر بہت تیزی کے ساتھ وسعت پذیر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ کسی بھی سائنس کا مطالعہ شروع کرنے سے قبل جس کم سے کم بنیادی علم کی ضرورت ہوتی ہے وہ خود اتنا وسیع ہو چکا ہے کہ اسے محدود وقت میں حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔

آپ نے اعلیٰ اقدار کی عدم موجودگی میں سائنس کی بے لگام ترقی کے خطرناک نتائج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے غیر سائنسی اغراض اور مفادات سے بے نیاز ہو کر خالص سائنسی نقطۂ نظر کو پروان چڑھانے کی ضرورت اور اہمیت پر بھی روشنی ڈالی آپ نے واضح فرمایا اس کے بغیر سائنسی ترقی انسانی شرف کی بحالی اور امن و خوشحالی کے قیام کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔

افتتاحی تقریب میں کالج کے اساتذہ اور طلباء نیز صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور بہت سے دیگر مقامی احباب کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی اور لاہور و لائل پور کے نامور اساتذہ اور ماہرینِ تعلیم نے بھی شرکت کی۔ چنانچہ اس موقع پر ڈاکٹر مظفر علی شاہ صاحب ریڈر ان فزکس پنجاب یونیورسٹی، جناب ڈاکٹر یار محمد ناصر لیکچرار ان فزکس پنجاب یونیورسٹی، ڈاکٹر صاحب لیسین صاحب ہیڈ آف دی فزکس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ کالج لاہور، جناب آفتاب احمد صاحب الیکٹرانک ایکسپرٹ گورنمنٹ کالج لاہور، جناب یوسف لیکچرار ان فزکس گورنمنٹ کالج لائل پور اور آغا عبد اللطیف صاحب ڈپٹی سیکرٹری بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

تقریب کا آغاز

تقریب کا اہتمام سائنس بلاک کالج کے احاطہ میں نو تعمیر شدہ طبعیات بلاک کے بالمقابل کھیلوں کے پُرفضا میدان میں خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ پنڈال میں کیا گیا تھا۔ سوا گیارہ بجے قبل دوپہر مہمانِ خصوصی محترم میاں افضل حسین صاحب کے تشریف لانے اور محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب قائمقام پرنسپل اور محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب صدر شعبۂ طبعیات کی معیت میں اپنی جگہ پر تشریف فرما ہونے کے بعد تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو عزیز مشہود الحق نے کی بعدہٗ کالج کے ایک اور طالب علم عزیز منور احمد ایم۔ ایس سی نے تلاوت کردہ آیات کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

بعدہٗ محترم قائمقام پرنسپل صاحب نے اپنی مختصر انگریزی تقریر میں مہمانِ خصوصی، دیگر ماہرینِ تعلیم اور مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے محض اپنے فضل سے کالج کو جدید ترین آلاتِ سائنس سے آراستہ ایسی بلند پایہ لیبارٹریز قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی کہ جن میں بی۔ ایس سی (آنرز) اور ایم۔ ایس سی کے طلباء کو بھی طبعیات کی تعلیم دی جا سکتی ہے اور اعلیٰ پیمانہ پر ریسرچ کا کام بھی جاری کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ یہ سارا منصوبہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی اور آپ کی خاص توجہ و رہنمائی نیز غیر معمولی دلچسپی کے نتیجہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچا ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ معزز مہمان ایک پسماندہ علاقہ میں جدید ترین آلات اور تحقیق کی اعلیٰ ترین سہولتوں سے آراستہ و پیراستہ لیبارٹریز کا معائنہ فرما کر یقیناً خوش ہوں گے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد جہلمی/بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴/ اخاء ۱۳۴۸ھ

تقویٰ شعاری اور اس کا ایک لازمی تقاضا

۱۰/ اخاء کے اداریہ میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں اِس امر کو واضح کیا تھا کہ دنیا میں اسلام کے غالب آنے کا مدار محض جانی و مالی قربانیوں پر نہیں بلکہ تقوے پر ہے۔ یعنی ایسی جانی و مالی قربانیوں پر جو تقوی اللہ پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہونے کے نتیجہ میں ازخود صادر ہوں۔ ایسی جانی و مالی قربانیاں جو تقویٰ کی روح سے خالی ہوں ہرگز ہرگز نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتیں۔

خدا کے دین کی راہ میں جانی و مالی قربانیوں کا سوال تو بعد میں پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے تو ایسے نمازیوں کو بھی عذاب سے ڈرایا ہے جن کی نمازیں تقویٰ کی رُوح سے عاری ہوں یعنی جو محض دکھاوے کی نماز پڑھنے کو ہی کافی سمجھتے ہوں۔ جیسا کہ فرمایا:۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ (سورہ الماعون آیت ۷)

ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو دل لگا کر نماز نہیں پڑھتے بلکہ صرف دکھاوے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔

گویا ایسی نماز جو تقوے کی رُوح سے خالی ہو ثواب کا موجب بننی تو کجا الٹی دوزخ کی کلید ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی یہی حال دوسرے نیک اعمال اور جانی و مالی قربانیوں کا ہے۔

برخلاف اِس کے جو قربانیاں تقویٰ کی روح سے مملو ہوتی ہیں ان میں نام و نمود شہرت اور ریاء کا شائبہ تک نہیں ہوتا بلکہ انسان پوری بشاشت کے ساتھ قربانی پیش کرتا ہے۔ چونکہ اس رنگ میں قربانی صرف متقی ہی کر سکتا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی قربانی کو تقویٰ شعاری کا ایک معیار قرار دیا ہے۔ جہاں حقیقی قربانیوں کے حق میں تقویٰ اپنی جگہ ایک معیار ہے وہاں ایسی قربانیاں جو دل میں تنگی محسوس کئے بغیر پوری بشاشت کے ساتھ دی جائیں بجائے خود تقوے شعاری کا ایک معیار ہوتی ہیں یعنی جو ایسی قربانیاں پیش کرتا ہے وہ یقیناً متقی ہوتا ہے اور جو شخص متقی ہو اس سے لازماً ایسی ہی قربانیوں کا صدور ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی قربانیوں کو انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا ایک معیار اور محک قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

"مال کا اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقوے شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔"

(الحکم جلد ۴ مث۳)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسی مالی قربانیوں کی جو انسان کی سعادت اور تقوے شعاری کا معیار اور محک ہوتی ہیں ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ انسان طبعی تقاضا کے رنگ میں اپنا مال پیش کرتا چلا جاتا ہے اور وہ اس امر کی بھی پرواہ نہیں کرتا کہ ایسا کرنے میں وہ خود غربت کا شکار ہو جائے گا بلکہ بسا اوقات وہ عندالضرورت مالی قربانی کے وقت خود کوشش کر کے اپنے اوپر غربت لانے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۂ ابراہیم کی آیت قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝ (آیت ۳۱) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"صحابہؓ والا انفاق اَور تھا۔ وہ تو کوشش کر کے اپنے اوپر غربت لاتے تھے۔ جب تک اسی طرح انفاق نہ ہو ترقی ممکن نہیں ہوا کرتی اسی طرح جہاں خرچ کا حکم دیا ہے وہاں سرًّا کو پہلے رکھا ہے یہ بتانے کے لئے کہ اصل انفاق وہ ہے جو طبعی ہو اور اس میں کسی شہرت وغیرہ کا خیال نہ ہو۔ جو انفاق طبعی ہو گا ظاہر ہے اس کے لئے طبیعت کو ابھارنا نہیں پڑے گا بلکہ اس کے ظہور کو بعض دفعہ روکنے کی ضرورت محسوس ہو گی۔ پس وہی انفاق اس آیت کے ماتحت اصل انفاق ہے جو طبعی ہو نہ یہ کہ نفس پر خرچ کرنا تو طبعی ہو اور خدا کے راستہ میں خرچ کرنے کے لئے دوسرے کے کہنے کی ضرورت ہو"

(تفسیر کبیر جلد ۳ صـ۳۸۱)

پس اصل چیز تقویٰ ہے ہم میں سے ہر ایک کو صحیح معنوں میں متقی بننا چاہیئے اور اِس میں اِس حد تک ترقی کرنی چاہیئے کہ ہم سے غلبۂ اسلام کی خاطر خود بخود طبعی تقاضا کے رنگ میں قربانیوں کا صدور ہوتا چلا جائے اور پھر یہ قربانیاں ہم نام و نمود اور شہرت و ریاء سے یکسر بالا ہو کر اِس شان سے پیش کریں کہ یہ بجائے خود ہماری سعادت اور تقویٰ شعاری کا ایک معیار بن جائیں۔

بحمداللہ تعالےٰ جماعتِ احمدیہ کو اسلام کی سربلندی اور غلبہ کی خاطر اِس رنگ میں قربانیوں کی جو توفیق مل رہی ہے اور پھر اس کے جو خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں وہ اِس امر کا ایک بیّن ثبوت ہیں کہ یہ جماعت اللہ تعالےٰ کی پہلے سے دی ہوئی بشارتوں کے مطابق اُسی کے فضل کے نتیجہ میں تقویٰ کے معیار پر قائم ہے۔ بایں ہمہ ابھی اِس امر کی ضرورت ہے کہ ہم اِس امر کا خاص خیال رکھیں کہ ہم میں سے کوئی ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اِس معیار پر پورا نہ اُترتا ہو۔ مزید برآں آئندہ نسلوں کو بھی اِسی رنگ میں تربیت کرنا اشد ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت نہ ہونے کی وجہ سے ایسی قربانیوں کے تسلسل میں روک واقع ہو جائے اور ہماری ترقی میں یا بالفاظِ دیگر دنیا میں اسلام کی ترقی اور اس کے موعودہ غلبہ میں کوئی رخنہ پڑ جائے۔ اسی لئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے شروع ہی میں جماعت کو خبردار فرمایا تھا کہ:۔

"جب جماعتِ احمدیہ میں یہ مادہ پیدا ہو جائے گا اور انہیں اپنے آپ پر خرچ کرنے کے لئے تو نفس پر بوجھ ڈالنا پڑے گا اور دین کی راہ میں خرچ کرنا طبعی تقاضا نظر آئے گا تب ان کے لئے ترقیات کے راستے کھلیں گے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۳ صـ۴۸۲)

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم پر یہ راستے کھلے ہوئے ہیں۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے والہانہ طور پر پیش کی جانے والی مہتم بالشان مالی قربانیوں کے باوجود صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقفِ جدید کے بجٹوں میں اضافہ اس پر شاہد ہے اور پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی آسمانی قیادت میں اشاعتِ اسلام کی مہم کا دن دونی رات چوگنی ترقیات سے ہمکنار ہوتے چلے جانا اس کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ البتہ اللہ تعالےٰ کے اٹل قانون کے ماتحت یہ خطرہ یا امکان ہر وقت موجود ہے اور ہمیشہ موجود رہے گا کہ کہیں ہم کمزوروں کو چُست کرنے اور آئندہ نسلوں کی صحیح خطوط پر تربیت کرنے میں تساہل سے کام لے کر شومئی قسمت سے ان راستوں کو اپنے اوپر بند نہ کر لیں اس لئے ضروری اور بہت ضروری ہے کہ ہم پہلے کی طرح آئندہ بھی بہت زیادہ مستعد اور چوکس رہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❊

امریکہ میں تبلیغ اسلام

۰ وسیع پیمانے پر لٹریچر کی تقسیم ۔ ۰ سکولوں اور گرجاؤں میں تقاریر ۰ ٹیلیویژن کے ذریعہ پیغام حق کی اشاعت

۰ ۲۷ افراد کا قبول اسلام

مکرم سید جواد علی صاحب سیکرٹری احمدیہ مسلم مشن امریکہ

لیکچرز

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے عرصہ دوران رپورٹ میں امریکہ مشن کو کئی سکولوں اور چرچوں میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب چیف مشنری مقیم ڈیٹن ایک مقامی سکول Stebbins High School میں دو دفعہ تشریف لے گئے۔ آپ نے چار گھنٹے متواتر سکول میں مختلف کلاسز میں اسلام کی تعلیمات کو احسن طور پر پیش کیا اور ہر تقریر کے بعد سوالات کا وقفہ دیا جاتا رہا۔ جس میں طلباء نے مختلف سوالات پوچھ کر اسلام کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ اسی طرح قریشی صاحب موصوف ایک اور سکول میں بھی تشریف لے گئے۔ اور وہاں پر بھی طلباء کو کلاسز کے سامنے تقاریر کیں۔ جن کا بہت عمدہ اثر ہوا اور طلباء نے سوال جواب کے ذریعہ بہت فائدہ اٹھایا۔

شکاگو حلقہ کے مبلغ انچارج مکرمی شکر الٰہی صاحب حسین کو شکاگو کی ایک نواحی بستی گلینکو کے ایک چرچ میں تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ اس چرچ میں شرکت کرنے والے بیشتر لوگ کاروباری آدمی ہیں۔ اور خوشحال طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ تقریر کے بعد سوال و جواب ہوتے رہے۔ بعد میں کھانے کا پروگرام تھا جو دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اس دوران میں فرداً فرداً بہت سے لوگوں کے ساتھ اسلام پر مشتمل مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ اسی طرح پر ایک اونچے طبقے کے گروپ کو پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔

خاکسار کو واشنگٹن کی ایک نواحی بستی Bethesda کے ایک یونیٹرین چرچ کی طرف سے طلباء کی ایک کلاس میں تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ یہ کلاس چرچ میں موازنہ مذاہب کے پروگرام کے ماتحت منعقد ہوتی تھی۔ جس میں بیشتر حاضرین نوجوان طلباء تھے ۴۵ منٹ تک خاکسار نے ان کے سامنے اسلام کے بنیادی اصولوں پر تقریر کی۔ بعد میں آدھ گھنٹہ تک طلباء اور کلاس کے استاد کئی ایک سوال کر کے مزید معلومات حاصل کرتے رہے۔ اس کامیاب پروگرام کے ماتحت ان طلباء کو اسلامی لٹریچر بھی دیا گیا۔ اور چرچ میں آئے ہوئے کئی ایک دوسرے افراد کو بھی جو تقریر میں شامل نہ ہو سکے تھے لٹریچر دیا گیا۔

زائرین

ہمارے مراکز میں جہاں مبلغین مقیم ہیں اسلام پر معلومات حاصل کرنے کے لئے انفرادی طور پر احباب آتے رہے۔ عرصہ دوران رپورٹ میں ساٹھ کے قریب افراد ڈیٹن مسجد میں آئے۔ ۵۰ کے قریب واشنگٹن میں اور شکاگو سنٹر میں بھی لوگ آتے رہے۔ مکرمی شکر الٰہی صاحب اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ کئی ایک کالج کے پروفیسران اور طلباء اسلام کے بارے میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ ایسے احباب اکثر فون پر کال کر کے معلومات حاصل کرتے ہیں اور انفرمیشن سنٹر میں آ کر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ وسکانسن یونیورسٹی کے دو سینئر طلباء اور ایک وکیل جو کہ اس یونیورسٹی سے منسلک ہیں دفتر میں ملاقات کے لئے آئے۔ وکیل نے اسلام میں بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور ان کو قرآن کریم کا جرمنی ترجمہ پیش کیا گیا۔ ایک جرمن انجینئر جو کہ شکاگو میں ایک جرمنی کمپنی کے ساتھ منسلک ہیں۔ کئی دفعہ دفتر میں آئے۔ وہ بڑی سنجیدگی سے اسلام پر غور کر رہے ہیں۔ اور اسلام قبول کرنے کے ارادہ کا اظہار بھی کیا ہے۔

واشنگٹن مشن میں مصر کے ایک پی ایچ۔ ڈی دوست حال ہی میں آئے ہیں۔ آپ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مہمات اور اس کی تنظیم اور طریقہ تبلیغ کے متعلق استفسارات کرتے رہے۔ ہماری ایک ہفتہ وار میٹنگ میں بھی شریک ہوئے دو گھنٹے انہوں نے ہمارے ساتھ گزارے دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے چلے گئے۔ ایک اور غیر از جماعت دوست ہمارے ہاں آئے۔ ایک گھنٹہ تک مشن میں مقیم رہے ان سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ جاتی دفعہ مختصر سا لٹریچر بھی ان کو دیا گیا۔ اسی طرح جو وزیٹرز واشنگٹن مشن میں آتے رہے ان سے گفتگو ہوتی رہی اور ان کو مزید مطالعہ کے لئے کتابچے اور مفلٹس دیئے جاتے رہے۔

تقسیم لٹریچر

شکاگو سرکل میں ہزاروں کی تعداد میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ اس حلقے کی جماعتوں شکاگو، واکیگن، ملواکی وغیرہ کے ممبران نے اپنے ہاں لٹریچر تقسیم کرنے کا کام کیا۔ ڈیٹن میں مکرمی قریشی مقبول احمد صاحب ہفتہ میں ایک بار نزدیکی علاقوں میں جا کر اشتہارات تقسیم کرتے رہے۔ خاکسار واشنگٹن میں مختلف علاقوں میں مختلف احباب سے مل کر اشتہارات اور کتابچے تقسیم کرتا رہا۔ سینکڑوں افراد کو اشتہارات دیئے گئے اور بیشتر کو مشن میں آ کر مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے درخواست کی گئی۔ ۱۷۵ افراد کو بذریعہ ڈاک واشنگٹن سے لٹریچر بھجوایا گیا۔ لٹریچر کی مانگ مختلف شہروں سے افراد کی طرف سے یونیورسٹی کے کئی ایک طلباء کی طرف سے اور قیدیوں کی طرف سے آئی۔ ان سب کو حسب منشاء لٹریچر مہیا کیا گیا۔

ٹیلیویژن

شکاگو میں ایک ٹیلیویژن سٹیشن نے ہفتہ میں دو بار اسلام پر مختصر سا پروگرام نشر کیا۔ یہ پروگرام گفتگو پر مشتمل تھا۔ چوہدری شکر الٰہی صاحب نے اس میں باقاعدہ حصہ لیا۔ اس طریقہ سے لاکھوں افراد تک اسلام کا پروگرام پہنچا۔ اس پروگرام کے دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بھی دفعہ ٹیلیویژن پر دکھائی گئی۔ اور حضور کے کام اور آپ کے دعاوی کو بیان کیا گیا۔ اس پروگرام کے بعد کئی ایک افراد کے خطوط مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے موصول ہوئے۔

یوم التبلیغ

پٹس برگ میں، نیوارک میں اور کلیولینڈ میں یوم التبلیغ کے موقعہ پر مبلغین حلقہ ہذا کو مدعو کیا گیا۔ مکرمی قریشی مقبول احمد صاحب پٹس برگ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں پر مقامی اخبار اور ٹیلیویژن پر جلسے کے انعقاد کا اعلان ہوتا رہا۔ آپ نے تقریر فرمائی۔ اس جلسے میں کئی ایک غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ کلیولینڈ میں ایسے ہی ایک موقعہ پر شکر الٰہی صاحب حسین کو مدعو کیا گیا۔ اس تقریر کا انعقاد وائی ایم سی اے کے ہال میں ہوا اور لیکچر کا عنوان "اسلام اور عیسائیت" تھا۔ شکر الٰہی صاحب نے دونوں مذاہب کا موازنہ کرتے ہوئے اسلامی اصولوں کی برتری ظاہر کی۔ اس اجلاس میں کئی ایک غیر از جماعت احباب شریک ہوئے۔ نیوارک مشن کی طرف سے یوم التبلیغ کے موقعہ پر خاکسار کو مدعو کیا گیا۔ اس جلسے کے لئے مشن کے ارد گرد کے حلقوں میں ایک ہزار کی تعداد میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ نیوارک جا کر خاکسار نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ کئی ایک غیر مسلم احباب بھی شریک ہوئے۔ جلسے کے بعد کئی ایک دوست انفرادی طور پر سوالات پوچھتے رہے۔ پٹس برگ کے یوم التبلیغ کے موقعہ پر وہاں کی مقامی جماعت نے شکاگو مشن کی طرف سے تقسیم کئے جانے والے اشتہارات دوبارہ طبع کروائے اور پٹس برگ میں تقسیم کئے۔

دفتری امور

تمام مبلغین اپنے اپنے دفاتر میں باقاعدگی

مرکزی اجتماع انصار اللہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ اخاء (اکتوبر) میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سے کام کرتے رہے۔ آنے والے خطوط کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ جماعتی امور کے بارے میں ممبران سے خط و کتابت کے علاوہ کئی ایک غیر مسلموں کے معلومات پر مشتمل خطوط کے جوابات دیئے جاتے رہے واشنگٹن میں خاکسار کو گھانا، نائیجیریا اور گیمبیا وغیرہ سے خطوط آتے رہے۔ جن کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ یہ خطوط اکثر انگریزی لٹریچر کی مانگ پر مشتمل ہوتے ہیں اور سکولوں کے طلباء کی طرف سے ہوتے ہیں چونکہ خاکسار امریکہ مشن کا سیکرٹری مال بھی ہے۔ اس لئے چندہ جات کی فراہمی کے بارے میں جماعت کے احباب سے خط و کتابت سرکلر لیٹرز وغیرہ کا کام بھی جاری رہا۔ آمد و خرچ کا حساب باقاعدہ رکھا جاتا رہا۔ اور مرکز کو اطلاع بھجوائی جاتی رہی۔ مختلف قسم کے چندہ جات کی فراہمی کے لئے احباب کو توجہ دلائی جاتی رہی۔

دورہ جات۔

اپنے اپنے حلقہ جات کا جائزہ لینے تربیتی امور مقامی جماعتوں کی مستعدی کے لئے مبلغین دورے کرتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم شکر الٰہی صاحب حسین اپنے حلقہ کی جماعتوں میں جاتے رہے۔ اور ان کے اجلاسوں میں شریک ہوئے۔ تقاریر کے ذریعہ ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ مکرمی قریشی مقبول احمد صاحب نے مبلغ انچارج ہونے کی حیثیت سے کئی ایک جماعتوں کا دورہ کیا آپ واشنگٹن بھی تشریف لائے۔ پھر آپ بالٹی مور، فلاڈلفیا، نیویارک، پٹس برگ اور کلیولینڈ کے دورے پر گئے۔ خاکسار بھی فلاڈلفیا، نیویارک اور بالٹی مور کے دورے پر گیا۔ ان جماعتوں کے اجلاسوں میں شرکت کی۔ تربیتی امور کے بارے میں ممبران اور عہدہ داران کو مشورے دیتا رہا۔

خطبات جمعہ۔

تمام مشنوں میں جمعہ کی نماز کا انعقاد باقاعدگی سے ہوتا رہا۔ مبلغین خطبات کے ذریعہ احباب کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کے تراجم کر کے احباب کو سنائے گئے۔

تربیتی کلاسز۔

سب جماعتوں میں تعلیمی اور تربیتی کلاسز کا کام ہوتا رہا۔ شکاگو میں شکر الٰہی صاحب ایسی کلاسز کی نگرانی کرتے رہے۔ نماز یسرنا القرآن۔ قرآن کریم ناظرہ اور دوسرے امور کے بارے میں تعلیم دیتے رہے۔ ڈیٹن میں قریشی مقبول احمد صاحب روزانہ شام کو مغرب کی نماز سے قبل عربی کلاس منعقد کرتے رہے۔ اور نماز یسرنا القرآن وغیرہ پڑھاتے رہے۔ اسی طرح واشنگٹن میں انفرادی طور پر دوست وقتاً فوقتاً آکر تعلیمی اور تربیتی امور میں مدد حاصل کرتے رہے۔ نماز یسرنا القرآن وغیرہ میں اسباق لیتے رہے۔ ایک غیر مسلم لڑکی ہفتہ میں دو مرتبہ آکر نماز کا اور یسرنا القرآن کا سبق لیتی رہی۔ اس نے فی الحال اسلام تو قبول نہیں کیا۔ مگر نماز وغیرہ میں دلچسپی لیتی ہے۔

پبلک میٹنگز۔

ساری جماعتوں میں ہر اتوار کو عام جلسے ہوتے رہے۔ اور مبلغین کرام قرآن و حدیث کا درس دیتے رہے۔ مناسب موضوع پر تقریریں بھی ہوتی رہیں۔ اور بعد میں سوالات کا موقعہ بھی دیا جاتا رہا۔ بعض میٹنگز میں غیر مسلم احباب بھی شریک ہوتے رہے

خدام الاحمدیہ۔

خدام الاحمدیہ کا ایک اجتماع تین دن کے لئے نیو سرکردگی نائب صدر مکرمی قریشی مقبول احمد صاحب ڈیٹن میں منعقد ہوا جس میں ۲۰ کے قریب نمائندگان مختلف مجالس سے شریک ہوئے۔ اجلاسوں میں خدام میں مزید بیداری کے لئے اقدامات پر غور کیا گیا۔

احمدیہ گزٹ۔

امریکہ مشن کا ماہوار رسالہ احمدیہ گزٹ باقاعدگی سے ہر ماہ ڈیٹن سے شائع ہوتا رہا۔ جس میں حضور کے خطبات کا خلاصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات۔ احادیث امریکہ کی جماعتوں کے بارے میں خبریں اور ربوہ اور دوسری بیرونی مشنوں کے متعلق خبریں چھپتی رہیں

مسلم سن رائز۔

ہمارا سہ ماہی رسالہ مسلم سن رائز جو کئی سال سے بعض مشکلات کی وجہ سے بند تھا اس کا دوبارہ اجرا ہوا۔ اور اب جبکہ مشنری قریشی مقبول احمد صاحب ڈیٹن میں اس کو [illegible] کر کے تقسیم کر رہے ہیں

متفرق۔

ڈیٹن مسجد اور واشنگٹن میں وقار عمل منایا جاتا رہا۔ قریشی صاحب اور خاکسار اپنے اپنے مقامات پر احباب سے مل کر مسجد کی اور [illegible] کی صفائی میں حصہ لیتے رہے۔ قریشی صاحب بیمار دوستوں کی عیادت کیلئے ہسپتال اور گھروں میں جاتے رہے۔ اسی طرح شکر الٰہی صاحب کا بھی شکاگو کے ہسپتال سے رابطہ پیدا ہوا۔ جہاں پر ایک مریض اسلام سے دلچسپی لے رہا تھا۔ واشنگٹن مشن کے نئے احمدیوں میں تین شادیوں کی تقاریب ہوئی۔ شکر الٰہی صاحب نے نکاح پڑھا۔ ان شادیوں کی کئی غیر مسلم دوستوں نے شرکت کی۔ ان مواقع پر بہت سے احباب کو اسلام کا پیغام دینے کا موقعہ ملا۔

واشنگٹن میں بھی دو شادیاں ہوئیں ایک کا نکاح خاکسار نے پڑھا جبکہ ہمارے واشنگٹن مشن کی ایک خاتون کا نکاح نیویارک مشن کے ایک احمدی بھائی سے ہوا۔ دوسری شادی حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المالی ربوہ کے صاحبزادے ڈاکٹر مرزا ناصر احمد صاحب کی واشنگٹن میں ہوئی۔ اس شادی کے لئے مرزا ناصر احمد صاحب اور نو مسلمہ بہن مع والدین واشنگٹن ہی رہ گئے۔ جہاں پر قریشی مقبول احمد صاحب نے نکاح پڑھا اور دعوت ولیمہ بھی یہیں ہوئی۔

بیعتیں

عرصہ دوران رپورٹ میں کل ۲۷ دوست بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

ہر جماعت میں تعلیم القرآن کمیٹی کی تشکیل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے کہ نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے پروگرام دربارہ تعلیم قرآن پاک کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہر جماعت میں ایک کمیٹی ہو گی جس کے پانچ ارکان ہوں گے۔

- ۱۔ امیر جماعت صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب
- ۲۔ سیکرٹری صاحب اصلاح و ارشاد
- ۳۔ صدر صاحب موصیان
- ۴۔ زعیم صاحب انصار اللہ
- ۵۔ قائد صاحب خدام الاحمدیہ

اس کمیٹی کا فرض ہو گا کہ ایسا انتظام کرے کہ ان کی جماعت میں کوئی فرد چھوٹا ہو یا بڑا ایسا نہ رہے جسے ناظرہ قرآن مجید نہ آتا ہو۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈیڑھ سال کی مدت مقرر فرمائی ہے۔

جن کو ناظرہ آتا ہے وہ ترجمہ پڑھیں جنہیں ترجمہ آتا ہے وہ تفسیر قرآن کریم سیکھیں امید ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق ہر جماعت میں تعلیم القرآن کمیٹی اپنا کام پوری مستعدی سے پایۂ تکمیل کو پہنچائے گی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے اہم خطبات جمعہ

نظارت اصلاح و ارشاد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم خطبات کتابی صورت میں اعلیٰ کاغذ پر اور دیدہ زیب کتابت کے ساتھ شائع کئے ہیں۔ علوم و معارف کے یہ خزائن علمی تربیتی اور تبلیغی مواد سے پُر ہیں اپنے مطالعہ اور غیر احمدی احباب کے لئے بہترین تحفہ ہیں۔ قیمت اصل لاگت سے بھی کم

قرآنی انوار	۵۰-۱ روپیہ	تینوں اکٹھی منگوانے پر قیمت صرف ۳ روپے
تبلیغ اہم امور	۲۵- " "	
تعمیر کعبہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد	۰۰-۲ "	

ملنے کا پتہ:۔ مہتمم نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

لجنہ اماء اللہ کا بارھواں سالانہ اجتماع ۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر (جمعہ، ہفتہ، اتوار)

انشاء اللہ لجنہ اماء اللہ کا بارھواں سالانہ تعلیمی و تربیتی اجتماع ۱۷ اکتوبر بروز جمعہ صبح ۷ بجے شروع ہو گا۔ ہر لجنہ بہت جلد اطلاع دیں کہ ان کی طرف سے کتنی خواتین اور کتنی بچیاں مقابلوں میں شامل ہونے کے لئے آرہی ہیں۔ نمائندگان کو ٹکٹ بغیر ان کی مقامی لجنہ کی تصدیق کے نہیں ملے گا۔ پہنچنے کے وقت سے اور تعداد سے فوری مطلع کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ)

میں کیونکر احمدی ہوا؟

محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب مرحوم کے خودنوشت حالات زندگی

(از محترم چوہدری عبداللطیف صاحب از مانٹریال کنیڈا)

(قسط نمبر۲)

میاں صاحب "براہین احمدیہ" حصہ پنجم اٹھا لائے۔ نظم نکال کر انہوں نے کہا کہ یہ ہے۔ نظم کو دیکھ کر ٹائیٹل پیج پر مصنف کا نام پڑھا۔ لیکن تسلی نہ ہوئی پھر کتاب کے اوراق کو الٹ پلٹ کر دیکھا کہ کسی اور کی کتاب پہ مرزا صاحب کا ٹائیٹل تو نہیں لگا ہوا۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ ہر صفحہ پر ان کا نام ہے تسلی ہو گئی۔ لیکن ساتھ ہی یہ تعجب بھی ہوا۔ کہ مرزا صاحب کو تو علماء جھوٹا سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کے کلام میں تحدی اور معرفت ہے۔ جو سوائے اہل اللہ کے کلام کے اور کسی میں نہیں ہو سکتی۔ ضمناً میں یہ بتا دوں۔ کہ جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں میں صوفیاء کی کتب پڑھتا رہتا تھا۔ اس سے مجھے یہ تجربہ ہو گیا تھا۔ کہ کسی کے کلام کو دیکھ کر میں سمجھ جاتا تھا۔ کہ یہ خدا کے محبوب کا کلام ہے یا نہیں۔ جب میری تسلی ہو گئی۔ کہ یہ مرزا صاحب ہی کی کتاب ہے۔ تو میں اس کتاب کو گھر لے گیا۔ اور اسے ذوق شوق سے پڑھا۔ براہین احمدیہ کے پڑھنے سے مجھ پر یہ اثر ہوا کہ مرزا صاحب بھی ولی اللہ معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے بعد وہ تعصب جاتا رہا۔ اور میں نے الفضل پڑھنا شروع کیا۔ نیز احمدیت سے متعلق گفتگو سے جو پرہیز تھا اسے چھوڑ دیا۔ میاں عبدالرشید صاحب نے مجھے تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ مولوی صاحب آپ مجھے تبلیغ نہ کریں۔ میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ میری سنتا ہے۔ میں اس سے پوچھوں گا۔ وہ یقیناً مجھ پر حق کھول دے گا۔ میاں صاحب نے بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استخارہ بتایا ہے۔ آپ وہ استخارہ کریں۔ میں نے وہ استخارہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں خواب میں دیکھا کہ صبح نو بجے کا وقت ہے اور ظہر کی اذان ہو رہی ہے۔ میں مسجد کے قریب بازار میں کنوئیں کی منڈیر کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اور حیران ہو رہا تھا۔ کہ صبح کے وقت ظہر کی نماز کیا معنی۔ میرے دیکھتے دیکھتے امام صاحب نے نماز پڑھائی اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ صبح کی نماز کا وقت تھا۔ مسجد میں جا کر نماز پڑھی اور واپس آ کر پھر سو گیا۔ سونے پر اسی تسلسل میں دیکھا۔ کہ عصر کا وقت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک چارپائی پر اس مسجد کے حجرے کے سامنے لیٹے ہوئے ہیں۔ میں حضور کے پاس زمین پر دو زانو بیٹھا۔ حضور کے بازو نہ صرف داب رہا ہوں بلکہ میں محبت و عقیدت سے ان کے ساتھ لپٹ رہا ہوں۔ حضور کے کپڑوں پر بہت دھول پڑی ہوئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ آپ لمبا راستہ طے کر کے آئے ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ حضور کہاں سے تشریف لائے ہیں حضور نے فرمایا۔ عبدالرحیم میں تمہارے واسطے بڑی دور سے چل کر آیا ہوں اس کے بعد حضور مسجد میں تشریف لے گئے میں بھی ساتھ تھا۔ مسجد کا صحن چھت کی طرح تھا۔ اور اونچی جگہ تھی۔ حضور نے عصر کی نماز پڑھائی۔ صرف میں ہی مقتدی تھا۔ اس کے بعد آپ بیٹھ گئے میں نے دیکھا کہ محلے کے مخالف لوگ اپنے ہاتھوں میں بے ڈھنگی خشک ٹہنیاں لئے آ رہے ہیں۔ میں نے حضور سے کہا کہ یہ مخالفین معلوم ہوتے ہیں اور فساد کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضور اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ کہ میں اتنا سچا ہوں جیسے کہ پہلے مامور تھے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ یہ واقعہ ایک مولوی صاحب کو بتایا۔ جن کو میں بہت اچھا سمجھتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے جو استخارہ کیا ہے وہ ٹھیک نہیں۔ جس طرح میں استخارہ کہتا ہوں۔ وہ کریں۔ چنانچہ ان کی ہدایات کی روشنی میں میں نے وہ استخارہ کیا۔ تو میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ بہت ہی اندھیری رات ہے۔ جس میں سائیں سائیں کی سی آوازیں آ رہی ہیں۔ اور اندھیرا اس قدر ہے کہ ہاتھ بھی نظر نہیں آتا۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور آج کی رات حضرت سید احمد بریلوی نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس مہدی کا چارج دینا ہے اور اس مبارک تقریب میں شامل ہونے کے لئے میں بھی جا رہا ہوں۔ روشنی کا انتظام میرے ایک بھائی دین محمد صاحب کے سپرد ہے۔ جو کہ ایک بہت بڑا گیس اٹھائے ہوئے ہے وہ میرے ساتھ ساتھ چل رہا ہے لیکن اندھیرا اس قدر ہے کہ گیس کی روشنی میرے ارد گرد تک ہے اس کے علاوہ آسمان سے چاندی کی طرح سفید اور پانی کی طرح رقیق ایک نور کی دھار جو کہ پانچ پانچ انچ کے قریب موٹی ہے۔ میرے سر پر گر رہی ہے۔ اس میں سے بہت تیز شعاعیں نکل رہی ہیں۔ وہ دھار بڑے زور سے مجھ پر گرتی ہے۔ جب میرا سر تھک جاتا ہے تو سر آگے جھکا دیتا ہوں۔ پھر جب گردن تھک جاتی ہے۔ تو پھر سر کو دائیں بائیں کرتا ہوں جب پہلو تھک جاتے ہیں۔ تو پھر سر کو سیدھا کر کے دھار کو سر پر پڑنے دیتا ہوں۔ غرض اس طرح دھار کو اپنے پر لئے جا رہا ہوں اور وہ دھار مجھ پر پڑتے ہی تمام کی تمام میرے جسم میں جذب ہو رہی ہے۔ اور اس کا ایک قطرہ بھی ادھر ادھر نہیں گرتا۔ جس راستہ پر چل رہا ہوں۔ وہ کٹے ہوئے کھیت کی طرح بہت اونچا نیچا ہے۔ اسی طرح جاتے جاتے میں ایک مکان کے قریب سے گذرا۔ اس کی چھت پر ہمارا ایک آفیسر کھڑا ہے اس کی آنکھیں چمک رہی ہیں اس کے استفسار پر میں نے آنے کی غرض بتائی۔ اس نے کہا۔ کیا رجسٹر میں نام لکھوا دیا ہے مجھے یاد نہیں کیا جواب دیا۔ اس کے بعد ہم چھت پر چڑھ گئے۔ اس وقت مغرب کی طرف سے گھوڑے چلنے کی آواز آئی۔ اور میں نے کہا۔ کہ اب جلدی چلنا چاہیئے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ ساتھ ہی خوش الحانی سے گانے کی آواز آئی۔ جس کے متعلق مجھے احساس ہوا۔ کہ فرشتے گا رہے ہیں اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں نے یقین کر لیا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب واقعی اپنے دعوئیٰ میں سچے ہیں۔ لیکن میں نے بیعت نہیں کی۔ اور میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ سارے دن میں ایک نماز صرف جمعہ کی مسلمانوں کے ساتھ پڑھتا تھا اور باقی نمازیں نہ احمدیوں کے پیچھے اور نہ غیر احمدیوں کے پیچھے پڑھتا۔ کیونکہ میرے دل میں خیال تھا۔ کہ مرزا صاحب تو فوت ہو چکے ہیں۔ اب پتہ نہیں۔ یہ فیض آگے بھی چلا ہے۔ یا نہیں۔ اس خیال کے ماتحت میں عجیب سی کشمکش میں تھا صرف ایک جمعہ تھا جو کہ عام طور پر پڑھ لیتا ورنہ باقی ساری نمازیں گھر میں پڑھتا یا بالکل علیحدگی میں پڑھتا۔ دوسرے لفظوں میں مجھے یہ کہنا ہے کہ خلافت کے متعلق مجھے علم نہیں تھا کہ یہ حق پر ہے یا نہیں۔

اس کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دھاریوال جہاں کہ میری پیدائش ہوئی تھی۔ وہاں جانے کے ارادہ سے امرتسر سٹیشن کی طرف جا رہا ہوں اور لاہوری دروازہ سے نکل کر قلعہ گوبند گڑھ کی گراؤنڈ سے ہوتا ہوا سٹیشن کی طرف چل رہا ہوں۔ سٹیشن کے قریب پہنچ کر میں نے ایک حلوائی کی دکان دیکھی۔ جہاں کہ بہت بڑی بڑی ریوڑیاں بک رہی تھیں اتنی بڑی ریوڑیاں آج تک میری نظر سے نہیں گذریں۔ میں نے حلوائی کو ایک پیسہ دیا اور اس نے مجھے آٹھ ریوڑیاں دیں۔ جب میں اسٹیشن میں داخل ہونے لگا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور پھاٹک پہ بطور محافظ کے کھڑے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیکم یا رسول اللہ کہکر عرض کیا اور پھاٹک سے گذرنے کی اجازت مانگی حضور نے مسکرا کر السلام علیکم کا جواب دیا اور سر کے اشارہ سے اجازت مرحمت فرمائی۔ ابھی چند ہی قدم گیا تھا کہ ایک اور پھاٹک کو اپنے راستہ میں حائل پایا میں نے مڑ کر حضور سے عرض کیا کہ مجھے اس میں سے بھی گذرنے کی اجازت دیجئے۔ حضور پھر مسکرا دئے اور سر کے اشارہ سے اجازت دی۔ کیونکہ گاڑی آ چکی تھی۔ میں سٹیشن میں داخل ہو کر جلدی جلدی پلیٹ فارم پر چلنے لگا۔ اور ساتھ ہی دل میں یہ خیال آیا۔ کہ دھاریوال کیا جانا ہے چلو قادیان چلیں۔ اس پر یک بیک وہ نظارہ بدل گیا۔ میں نے دیکھا کہ شام کا وقت ہے۔ اور میں اکالیوں کے بازار میں جہاں گوردوارہ کو راستہ جاتا ہے۔ کھڑا ہوں۔ اور افسوس کر رہا ہوں۔ کہ آج صبح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ لیکن جلدی میں کوئی بات نہیں کی۔ آخر جلدی کا ہے کی تھی۔ آج نہ جاتا تو کل چلا جاتا معاً خیال آیا۔ کہ وہ آنحضرت نہ تھے۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھے۔ اس سوال کے حل میں کہ وہ کون تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے یا خلیفۃ المسیح الثانی۔ میں اتنا محو ہوا کہ میرا کھڑا ہونا بھی مشکل ہو گیا۔ تو [illegible] کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا اور دماغ پر زور دیا۔ کہ آخر وہ تھے کون! اسی کیفیت میں میری آنکھ کھل گئی۔ (باقی)

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

الحمد للہ جامعہ نصرت میں اس سال ایف ایس سی میڈیکل اور نان میڈیکل کلاسز جاری کر دی گئی ہیں۔ لیکن ابھی تک ان کے لئے کمرے اور لیبارٹریز کی تعمیر شروع نہیں ہوئی۔ یہ تعمیر ہفتہ دس دن تک انشاء اللہ شروع ہو جائے گی اور اس سال یہ کام مکمل کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز

اس وقت تک صرف سترہ ہزار پانچ سو بارہ روپیہ اس غرض سے جمع ہوئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سائنس بلاک کی منظوری عطا فرماتے ہوئے لجنہ اماء اللہ کے سپرد پچھتر ہزار روپے جمع کرنے کا ارشاد فرمایا تھا لیکن ابھی سے صرف سترہ ہزار پانچسو بارہ روپے جمع ہوئے ہیں گویا اس سال میں ہم نے ستاون ہزار چار سو اٹھاسی روپے جمع کرنے ہیں۔ بحیثیت مجموعی تو چند لجنات نے اس سلسلہ میں کوشش کی ہے۔ لجنہ کراچی۔ لجنہ حافظ آباد۔ لجنہ ربوہ۔ لجنہ ساہیوال۔ لجنہ کریم نگر۔ لجنہ گوجرخان اور لجنہ حیدرآباد۔ نے اس سلسلہ میں نمایاں کوشش کی ہے۔ لجنہ لاہور میں سے حلقہ گلبرگ اور ماڈل ٹاؤن کا چندہ نمایاں ہے۔

میرے گذشتہ اعلان کے مندرجہ ذیل چندہ وصول ہوا ہے۔ اب تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ تین سو یا اس سے زائد رقم دینے والی بہن کا نام بلاک پر کندہ کروا دیا جائے گا۔ اسلئے جن بہنوں نے ایک سو ڈیڑھ سو یا دو سو کی رقم ادا کی ہے وہ اس سال اپنے چندہ کو تین سو تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

لجنہ دارالعلوم ربوہ	۱۵ — ۰۰
" دارالرحمت وسطی ربوہ	۵ — ۰۰
" دارالبرکات ربوہ	۶ — ۰۰
مکرمہ سلطانہ صاحبہ ساہیوال	۵ — ۰۰
لجنہ لاہور	۱۰۰ — ۰۰
" حیدرآباد	۴۷ — ۰۰
" حیدرآباد	۶۷ — ۵۰
" گوجرانوالہ	۱۲ — ۵۰
" خانپور	۹۲ — ۵۰

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترمہ خالہ صاحبہ (اہلیہ اختر النساء صاحبہ) کو بعض پریشانیاں لاحق ہیں انکے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ برادران چوہدری محمود احمد صاحب کو کٹہ الحاج مسعود احمد صاحب خورشید کراچی کے کاروبار میں وسعت، فراخی رزق کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم حفیظ الرحمٰن مسعودی)

۳۔ میری امی جان کئی دنوں سے ٹیبر یا بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(حلیمہ سعید ۱۲/۲ فیکٹری ایریا ربوہ)

۴۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کئی دن سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے والدہ محترمہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نعیم احمد عابد
دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

مربیان کرام۔ امراء ضلع و پریذیڈنٹ صاحبان سے ایک ضروری گذارش

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھبیسویں سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۷-۱۸-۱۹/ اخاء ۱۳۴۸ ہش (اکتوبر ۱۹۶۹ء) میں زیادہ سے زیادہ احمدی بچوں کا شامل ہونا ان کی تربیت کے لئے نہایت مفید امر ہے۔ اس میں ایسا پروگرام رکھے جاتے ہیں اور ایسا دینی ماحول فراہم کیا جاتا ہے کہ جو بچوں کی آئندہ زندگی کو کامیاب و کامران بنانے کے لئے سنگ میل کا حامل ہے۔ پس ان الفاظ کے ساتھ تمام مربیان کرام اور امراء ضلع و پریذیڈنٹ صاحبان سے پرزور اپیل بصورت درخواست کرتا ہوں کہ وہ والدین کو رغبت دیں اور بچوں کو تیار کر کے اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ بھجوائیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نائیجیریا کے احمدیوں کی قابل تقلید مثالیں

جماعت احمدیہ نائیجیریا کے ایک مخلص دوست مبجر گیوا نے اپنی پچاسویں سالگرہ پیشاکر کو ایک خط میں لکھا کہ:۔

میں بڑی مسرت سے آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ میں ۲۴ جولائی کو پچاس سال کی عمر تک پہنچ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور رحم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے میں پانچ گنی (قریباً یکصد روپیہ) مسجد فنڈ میں بطور عطیہ دیتا ہوں اور دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری باقی ماندہ زندگی کو بھی اسلام کی خدمت میں گذارنے کی توفیق بخشے"

جو دوست اپنے یا اپنے بچوں کی سالگرہ پر غیر مسنون رسومات یا تحائف وغیرہ کا اہتمام کرتے ہیں ان کے لئے کیا ہی عمدہ نمونہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر قربانی کرنے کا۔ اللہ تعالیٰ اس نیک مثال پیش کرنے والے کو اپنے فضل سے نوازے۔

(۲)

ایک اور دوست کے متعلق ان کی جماعت نے لکھا:۔

"ہمارے بھائی برادر ایم۔ آئی محمد اپنی ملازمت کے ۳۲ سال پورے کر کے ریٹائرڈ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اس تقریب پر پانچ پونڈ ۵/۹۵ روپے کی رقم اخبار ٹروتھ کی امداد کے لئے بطور عطیہ ارسال کی ہے اور جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تازندگی خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کی مالی و جسمانی قربانیوں کو قبول فرما کر بہترین اجر عطا فرمائے۔

(فضل الٰہی انوری امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں لائبریرین کی ضرورت

جامعہ نصرت ربوہ میں ایک کوالیفائیڈ خاتون لائبریرین کی ضرورت ہے۔ ابتدائی تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق (۱۵۰ + ۴۰) = ۱۹۰/- روپے ماہوار دی جائے گی۔ گریڈ ۱۵۰-۱۰-۲۵۰/۱۰-۳۵۰ علاوہ مہنگائی الاؤنس۔ درخواستیں معہ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق پریذیڈنٹ جماعت ۲۰ اکتوبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

حُسنِ اخلاق

اسلامی معاشرے کی بنیاد حسن اخلاق پر رکھی گئی ہے اگر یہ بنیاد متزلزل ہو جائے تو معاشرہ کا وجود برقرار رہنا ہی محال ہے اسی لئے ہمارے ہاں سب سے زیادہ تاکید تعمیر کردار اور تربیت اخلاق کی کی گئی ہے اس کی ذمہ داری معاشرہ یا سوسائٹی پر بحیثیت مجموعی بھی ہے اور ہر شخص پر فرداً فرداً بھی آپ خود ہی غور فرمائیں کہ کیا اگر کوئی بچہ ایسی راہ پر جا رہا ہو جہاں کسی حادثے کا شکار ہو جانا تقریباً یقینی ہو تو آپ ضرور اپنا انسانی فرض سمجھیں گے کہ اس کو ہلاکت سے بچائیں۔ اور اس کو ہر طرح روکنے کی کوشش کریں گے پھر اگر یہ معاملہ ایک بچہ نہیں بلکہ بے شمار انسانوں کے لئے پیش آئے تو اس میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی ایک بہت بڑا جرم قرار دے دی جائے گی۔ قانونی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ آپ کا ضمیر بھی آپ کو مجرم قرار دے گا۔ آپ ان کو یقینی خطرہ سے محفوظ کرنے کے لئے پوری کوشش کریں گے۔ اور اگر اپنی کوشش میں کامیاب ہو گئے تو آپ کو روحانی اور قلبی مسرت حاصل ہو گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری فطرت ہی کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے معاشرہ کے تمام افراد کو ہر طرح کی ہلاکت اور تباہی سے بچائیں

آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمارا مذہب عین فطرت ہے، جس چیز کا حکم فطرت دیتی ہے وہی مذہب بھی دیتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے کہ دین فطرت وہ ہے جس پر خدا نے بندوں کی خلقت فرمائی ہے۔ چنانچہ خدا اور رسول نے طرح طرح سے ہمیں ہلاکت سے بچانے کے انتظامات فرمائے اور کہیں ارشاد ہوا کہ اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ اور کہیں اس طرح فرمایا گیا کہ جس نے ایک جان کو زندہ کیا اس نے گویا سارے انسانوں کو زندہ کر دیا۔ تو اس طرح یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ انسانی معاشرہ بغیر اس کے سلامتی کی راہ پر نہیں چل سکتا کہ ان کے درمیان آپس میں ہمدردی اور الفت ہو۔ خود غرضی کی بجائے فرض شناسی اور خدمت خلق کا جذبہ قوی ہو اور اس کا پورا احساس ہو کہ قوم کے کسی فرد کی تباہی اپنی تباہی ہے جب اس طرح کی ذہنیت ہو جائے تو ترقی آسان ہو جاتی ہے

اخلاقی تباہی اور کردار کی بربادی معاشرے کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔ ایسا معاشرہ جس کے افراد میں خود غرضی اور خود پسندی پروان چڑھتی ہے اور خدمت اور قربانی کے جذبات کمزور ہو جاتے ہیں۔ ایسے درخت کے مانند ہو جاتا ہے جس کی جڑیں سڑ گل کر ختم ہو گئی ہوں مجھے اخلاقی محاسن کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے حضرت رسول اکرم کے اس ارشاد گرامی سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اخلاقی تربیت کی کیا اہمیت ہے اخلاق حسنہ کو فروغ دینا اور انسانی معاشرہ کو کردار کے لحاظ سے انتہائی بلندی تک پہنچانا ہی دین کا سب سے بڑا مقصد ہے لیکن یہ حقیقت ہم میں سے ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ معاشرہ کو اخلاقی لحاظ سے بلند کرنے۔ اور نفس کی کمزوریوں پر قابو پانے کے لئے کمسنی ہی سے صحیح تربیت لازم اور ضروری ہے۔

ہمارا ایک بہت بڑا فرض یہ ہے کہ ہم اپنی اخلاقی تربیت کریں۔ خود اگر بچے سے جھوٹ نہ بولیں گے تو بچہ بھی جھوٹ نہ بولے گا لیکن جب بچے کو یہ یقین ہو جائے گا کہ اپنا مطلب نکالنے کے لئے اس کے والدین اس سے اکثر جھوٹ بول دیتے ہیں۔ یا دوسروں کے ساتھ ہی ان کا یہ رویہ ہے تو وہ بچہ کس طرح خواہش کو پورا کرنے کے لئے جھوٹ بولنے سے باز رہے گا۔ جب تک ہم غیبت اور چغلی وغیرہ کی بری عادتیں خود ترک نہ کریں۔ ہم یہ امید نہیں کر سکتے کہ ہماری آغوش میں یا ہماری تربیت میں پلنے والے بچے غیبت سے پرہیز کریں گے۔ اگر ہم خود وعدہ خلافی کرتے ہیں وقت کے پابند نہیں ہیں۔ دوسروں کے کام آنا فضول و بے کار سمجھتے ہیں تو پھر آئندہ نسل سے بھی ان چیزوں کی امید رکھنا بے کار رہے گا۔ اگرچہ ساتھ ہی ساتھ ان چیزوں کی برائی کا ہم کو بھی یقین ہے لیکن بہت معمولی اور وقتی منافع کے حاصل کرنے کے لئے ہم بڑے بڑے مفید اصولوں سے روگردانی کرتے ہیں۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اپنے کردار پر نظر کئے بغیر جب ہم انہی باتوں کو دوسروں سے سرزد ہوتے دیکھتے ہیں تو برا کہنے لگتے ہیں اور اس اعلان میں کہ نئی نسل تباہ ہو رہی ہے ہم بھی شریک ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر خدانخواستہ ہماری نسل برائی کی طرف جا رہی ہے تو اس کی ذمہ داری پوری کی پوری ہم سب پر ہے۔ خواہ وہ والدین ہوں، استاد ہوں کتابوں کے لکھنے والے ہوں، فلمیں تیار کرنے والے ہوں یا اخبارات شائع کرنے والے ہوں ان سب کی اور ہر فرد کی ذمہ داری یہی ہے کہ وہ وقتی منفعت کو بالائے طاق رکھے۔ اور اپنے کردار سے اور اپنے اقوال سے اپنے بچوں کی اخلاقی تربیت کرے

یہ بات مسلم ہے کہ انسانی شرافت اور بزرگی کا معیار تقویٰ اور اخلاق و کردار ہیں۔ اور یہ بھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ قوموں کا زوال اور سلطنتوں کی تباہی بھی اسی وقت ہوتی ہے جب پہلے ان کے اخلاق برباد ہو چکے ہیں ارشاد ربانی ہے کہ یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا۔ جب تک کہ وہ خود اپنے نفس کی حالت کو نہ بدل دیں۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کی پوری ذمہ داری ہمارے ہی اوپر ڈالی ہے۔ اور ہم کو اس کا اختیار دیا ہے کہ ہم اپنے نفس کی حالت کو بہتر بنائیں یا بدتر بنائیں اس طرح قرآن حکیم اور عقل دونوں کا یہ مسلمہ فیصلہ ہے کہ قوم کی سربلندی اور دنیا اور آخرت میں کامیابی اسی طرح ممکن ہے کہ ہماری اخلاقی تربیت بہتر ہو۔ (ماخوذ)

امتحان وظائف اطفال الاحمدیہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اس سال بھی حسب سابق ایک انعامی مقابلہ برائے تعلیمی وظائف سالانہ اجتماع کے موقع پر ہو گا۔ اول۔ دوم آنے والے اطفال کو دس دس روپے ماہوار کے تعلیمی وظائف ایک سال کے لئے دیئے جائیں گے انشاء اللہ اس میں شمولیت کی شرائط حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ اس مقابلہ میں شامل ہونے والے اطفال کا انٹرویو لیا جائے گا جس کا کورس حسب ذیل ہے:۔

ا۔ کامیابی کی راہیں۔ مکمل سیٹ

ب۔ کتابچہ عام دینی معلومات

ج۔ سیرت سید الانبیاء۔ از شیخ عبدالقادر

د۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

ہ۔ سال بھر کے رسالہ تشحیذ الاذہان میں شائع ہونے والی معلومات۔

۲۔ جو اطفال یہ وظیفہ پہلے حاصل کر چکے ہیں وہ اس مقابلہ میں شریک نہیں ہو سکیں گے

۳۔ مقابلہ میں شامل ہونے والے اطفال اپنے ہمراہ قائد صاحب مقامی کی تصدیق لائیں کہ وہ کونسی مجلس کے طفل ہیں اور ان کی مجلس میں کیا ساعی ہیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ۔ مرکزیہ۔ ربوہ)

کونسا نظام بہتر ہے
سوشلزم یا کیپٹلزم
کارڈ آنے پر مفت ـــــ پتہ صاف لکھیں
محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائل پور

مکان برائے فروخت
واقعہ دار البرکات ربوہ
بشمول ۵ کمرے ۲ سٹور ۲ غسل خانے
پینٹری اور گیلری
تمام کام پختہ، دارالسلام (؟)
کالج، جامعہ احمدیہ، مسجد اقصےٰ
کے نزدیک
قیمت ۵۰۰۰۰ روپے
م۔ش۔ اعزاز برادرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ
سے رجوع فرمائیں۔

لائل پور کے احباب
الفضل کا تازہ پرچہ
مکرم بشیر احمد صاحب ایجنٹ الفضل
معرفت
کریم میڈیکل ہال گول منڈی محلہ
لائل پور سے حاصل کریں۔

توسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

تعلیم الاسلام کالج کی نئی تجربہ گاہوں کا افتتاح

بقیہ صفحہ اول

آپ کے بعد صدر شعبہ طبیعات پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب نے لوپر فزکس لیبارٹری، نیوکلیئر فزکس لیبارٹری، الیکٹرونک لیبارٹری پی ایس سی (آنرز) لیبارٹری ان میں نصب شدہ جدید ترین سائنسی آلات نیز ریسرچ کی اعلیٰ ترین سہولتوں اور دیگر انتظامات کا مختصر تعارف کرایا (اس کا اردو ترجمہ ۱۱ اکتوبر کے الفضل میں پہلے ہی ہدیہ قارئین کیا جا چکا ہے۔) آخر میں آپ نے مہمان خصوصی کی خدمت میں حاضرین سے خطاب فرمانے اور لیبارٹریز کا افتتاح فرمانے کی درخواست کی۔

محترم میاں افضل حسین صاحب کا خطاب

محترم میاں افضل حسین صاحب نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا آج سے چودہ سال قبل ۱۹ جون ۱۹۵۵ کی بات ہے کہ آپ نے مجھے ربوہ میں منعقد ہونے والے اپنے پہلے جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کرنے کی دعوت دی تھی اس وقت آپ ڈی۔ اے۔ وی کالج کی عمارت کو خیرباد کہہ کر لاہور سے نئے نئے ربوہ میں منتقل ہوئے تھے اس موقع پر میں نے جو کچھ کہا تھا اس وقت میں اسے دہرانا چاہتا ہوں جو میں نے کہا تھا:-

"ان بے آب و گیاہ پہاڑیوں کے درمیان آپ نے ایک ایسی جگہ بستی آباد کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے کہ جس میں ہر لحاظ سے مکمل اعلیٰ تعلیمی ادارہ بمع زندگی کی ہر سہولت اور آسائش میسر ہو۔ آپ نے مشکلات و مصائب سے پر اس قطعہ زمین اور اس کے جسمانی طور پر ناسازگار ماحول کو فتح کرنے اور فہم و فراست اور جہد مسلسل سے کام لیتے ہوئے اسے اپنی ضروریات کے مطابق ڈھالنے اور نئی شکل دینے کا عزم کیا ہے ایسی مہم جوئی کے لئے بے پناہ جرأت اور خود اعتمادی کی ضرورت ہے پھر اس کے لئے ضروری ہے کہ بندوبست پیش بینی اور بہت تفصیلی منصوبہ بندی کی۔ جدید سائنس نے انسان کو ایسی طاقتوں سے ہمکنار کر دیا ہے کہ آج ہم بغیر کسی تردد یا ہچکچاہٹ کے کہہ سکتے ہیں کہ کوئی چیز بھی اس دنیا میں ناممکن نہیں ہے بنا بریں یہ حقیقت آج اور بھی زیادہ آشکار ہو چکی ہے کہ عزم ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا عزم و ارادہ کی آپ کے پاس کمی نہیں مجھے یقین ہے کہ آپ حصول مقصد میں کامیابی کی راہ بھی ڈھونڈ نکالیں گے۔"

سائنس کے ایک ادنیٰ طالب علم کی حیثیت سے میں اپنے الفاظ کو پیش گوئی کا رنگ نہیں دے سکتا لیکن میں یہ دیکھ کر خوش ہوں کہ آپ میں جرأت، خود اعتمادی، پیش بینی اور منصوبہ بندی کی جن صلاحیتوں کو میں نے سراہا تھا وہ درست ثابت ہوئی ہیں آپ نے اپنی ان صلاحیتوں کے بل پر اب ایک قدم اور آگے بڑھایا ہے۔ میری دعا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس کے غایت درجہ حوصلہ افزا نتائج ظاہر ہوں گے اور مزید ترقی کی راہ ہموار ہو گی۔

آپ کا کالج لاہور سے باہر پنجاب یونیورسٹی سے الحاق رکھنے والا پہلا کالج ہے جس نے ایم اے کی سطح پر طبیعات ایسے اہم مضمون کی تعلیم شروع کرنے کا جرأت مندانہ قدم اٹھایا ہے۔ آپ کو بعض معین اور مخصوص سہولتیں حاصل ہیں تیزی سے ترقی کرنے والی اس سائنس (یعنی طبیعات) کی جدید ضرورتوں کو پورا کرنے والی جدید طرز کی عمارت آپ کو میسر ہے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ جدید ترین سائنسی آلات اور ساز و سامان آپ نے فراہم کر لیا ہے جس کا انتخاب پروفیسر سلام ایسے جید ماہر اور تجربہ کار سائنس دان نے کیا ہے مجھے یقین ہے کہ سائنسی تحقیق کے معاملے میں ان کا جذبہ اور ان کی لگن آپ لوگوں کے لئے راہنما ثابت ہوگی۔ اور آپ ہمیشہ ہی اس سے خاطر خواہ استفادہ کر سکیں گے۔ اور اس عظیم دارالعلوم کی قائم کردہ مثال جس میں پروفیسر سلام نے تعلیم پائی آپ لوگوں کی جدوجہد اور سرگرمی کا نقطہ مرکزی ہو گی بلاشبہ عمارتیں اور سائنسی آلات کی فراہمی اپنی جگہ بہت ضروری ہے لیکن کامیابی کا اصل ذریعہ پوری لگن سے کام کرنے والے افراد ہوتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ذوق و شوق اور لگن کے ساتھ کام کرنے کا یہ جذبہ آپ کے ہاں کارفرما رہے گا۔

جدید علم ہماری توقعات سے بڑی توقعات سے کہیں بڑھ کر وسعت پذیر ہوتا چلا جا رہا ہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۷۷۵ء اور ۱۹۰۰ء کے درمیانی سوا سو سال میں انسانی علم پہلے کی نسبت دوگنا ہو گیا تھا ۱۹۰۰ء سے ۱۹۵۰ء تک کے پچاس سال میں اس میں پھر اسی نسبت سے اضافہ ہوا ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۹ء تک ۸ سال کی مختصر مدت میں انسان کا علم پہلے کی نسبت پھر دوگنا ہو گیا۔ اور اب تو ایک اندازہ کے مطابق حالت یہ ہے کہ ہر پانچ سال کے بعد علم پہلے کی نسبت دوگنا ہو جاتا ہے فی زمانہ ایک ایسے شخص کو جو ریسرچ میں مصروف ہو اپنے محدود و مخصوص شعبہ علم میں ہونے والی ترقیات سے باخبر رہنے کے لئے بے انتہا کوشش اور جدوجہد سے کام لینے کی ضرورت ہوتی ہے آج کل کے زمانہ میں ایک بہت بڑی سہولت یہ حاصل ہے کہ سائنس کے ہر شعبہ اور میدان میں جو نت نئی تصانیف شائع ہو رہی ہیں۔ ان کے خلاصے بھی دستیاب ہو جاتے ہیں۔ پیہم دستیاب ہونے والے ان خلاصوں کے مندرجات سے ہی باخبر رہنا اور ان سے استفادہ کی کوشش میں ہی لگا رہنا کوئی آسان کھیل نہیں ہے۔

آج کسی سائنسی مضمون کے استاد اور طالب علم کے لئے مسئلہ یہ ہے کہ کسی سائنس کا مطالعہ شروع کرنے کے لئے جس کم سے کم علم کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس قدر وسیع ہو چکا ہے کہ اسے مقررہ وقت کے اندر حاصل کرنا آسان نہیں ہے آج کل کی جو یونیورسٹیوں میں جو طالب علم داخلہ لیتا ہے وہ بنیادی علم پہلے ہی سکول میں حاصل کر چکا ہوتا ہے ہمارے ہاں یہ حالت نہیں ہے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ وہ طالب علم جو انٹرمیڈیٹ کلاس میں داخل ہوتا ہے وہ سائنس کا مطالعہ ابجد سے شروع کرتا ہے تحصیل علم میں وقت کو بہت اہمیت حاصل ہے کئی کئی مہینوں تک جاری رہنے والی ہڑتالوں، تعطیلات کے وقفوں، لمبے عرصہ تک چلنے والے امتحانوں اور طویل مدت کے بعد تاخیر سے نکلنے والے نتائج سے پیدا ہونے والے حالات کو اگر مدنظر رکھ کر غور کیا جائے تو یہ حقیقت آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ پڑھانے اور پڑھنے کے لئے بہت ہی تھوڑا وقت باقی رہ جاتا ہے (اس مشکل کے حل کے لئے آپ نے کالج میں داخل ہونے سے پہلے سہ سالہ ہائر سیکنڈری کورس اور بعد ازاں کالج میں سہ سالہ ڈگری کورس رائج کرنے کی اہمیت پر زور دیا) آپ نے کہا کہ موجودہ حالات میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدانوں میں اعلیٰ صلاحیتوں کے لیڈروں کا پیدا ہونا محال ہے کیونکہ مروجہ طریق سے تو بہت سے طلباء کی صلاحیتیں ابھر ہی نہیں پاتیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے ایک اور اہم مسئلہ کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا اعلیٰ اقدار کی موجودگی میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی بے لگام ترقی ایسے خطرناک نتائج پر منتج ہو سکتی ہے کہ جن کا تصور میں لانا بھی ممکن نہیں ہے سائنس کے میدان میں کام کرنے والے اس گرداب بلا سے بے خبر نہیں ہیں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ شروع ہی سے سائنس کے طلباء میں سائنسی نقطہ نظر کو جس کا تعلق سماجی اوصاف اور غیر جانبداری سے ہے پروان چڑھانے کی کوشش کی جائے سائنس کو رنگ نسل عقیدہ، جغرافیائی حدود اور قومیت پر مبنی مصنوعی تصورات سے آزاد ہونا چاہیے۔ آؤ ہم ایسے حالات پیدا کرنے کی مخلصانہ کوشش کریں کہ سائنسی ترقی اور سائنس کی اصل روح کی حقیقی سمجھ داری کے نتیجہ میں انسان نسل انسانی کے حقیقی شرف کی بحالی کی خاطر اور کسی اور غرض کی پرواہ کئے بغیر علم کی بلا روک ٹوک ترقی کی خاطر اس کی حقیقی قدر و قیمت کو پہچاننے لگے۔

آخر میں آپ نے فرمایا میں ایک دفعہ پھر اس عزت افزائی پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور خوشی اور مسرت کے جذبات کے ساتھ آپ کی طبیعات کی نئی تجربہ گاہوں کے افتتاح کا اعلان کرتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ یہ تجربہ گاہیں بلحاظ تعلیم کمال درجہ حسن و خوبی کا بلحاظ تحقیق نمایاں کارکردگی کا اور بلحاظ سائنسی اقدار ان کے بہترین تفوق اور بالادستی کا ایک اہم مرکز بنیں اور اس لحاظ سے نام پیدا کریں۔

لیبارٹریز کا افتتاح

بعدہ محترم میاں افضل حسین صاحب نے محترم قائم مقام پرنسپل صاحب اور صدر شعبہ طبیعات کی معیت میں فزکس بلاک کی عمارت میں تشریف لے جا کر لیبارٹریز کا رسمی طور پر افتتاح فرمایا اور اندر تشریف لے جا کر مختلف لیبارٹریز میں نصب شدہ آلات تجربات کے دیگر سامان، ریسرچ کی سہولتوں اور لائبریری وغیرہ کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔

بعدہٗ آپ اس ظہرانہ میں شریک ہوئے جو شعبہ طبیعات کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ترتیب دیا گیا تھا۔ اس میں کالج کے بعض اساتذہ کے علاوہ بیرون جات سے تشریف لائے ہوئے ماہرین تعلیم اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے بھی شرکت فرمائی۔

امانت فنڈ تحریک جدید

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرنا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷